MarsiyaeMarsiya
www.emarsiya.com

”رنگ“

ہے حقیقت میں یا گمان میں ہے
ہے زمیں پر یا آسمان میں ہے
اک سنہ اک رنگ ہے ہر اک شے کا
رنگ ہی رنگ اس جہان میں ہے

تہذیبِ علم وفن ہے دبستانِ مرثیہ

(۱)

تہذیبِ علم و فن ہے دبستانِ مرثیہ
گل ہائے رنگ و بو ہے گلستانِ مرثیہ
ہو کاظمی کی فکر پہ فیضانِ مرثیہ
پروردگار ''رنگ'' ہے عنوانِ مرثیہ
حرف و بیاں کو اک نیا آہنگ بخش دے
رنگِ سخن کو سب سے جدا رنگ بخش دے

(۲)

رنگِ سخن میں سب ہیں سخنور جدا جدا
مے کش جدا جدا ہیں تو ساغر جدا جدا
لگتے ہیں خدّ و خال سے پیکر جدا جدا
کھلتے ہیں سب میں رنگ کے جوہر جدا جدا
طائر ہے یا بشر ہے شجر ہے کہ سنگ ہے
ہر شے کی کائنات میں پہچان رنگ ہے

(۳)

جب مہر و ماہ تھے نہ شفق تھی نہ کہکشاں
دشت و جبل تھے اور زمیں تھی نہ آسماں
موجود تھے مکین نہ موجود تھے مکاں
بے رنگیِ عدم کے سوا رنگ تھے کہاں
خالق نے ایسے خلق کیا کائنات کو
اک لفظِ کُن سے رنگ دیا کائنات کو

(۴)

قوسِ قزح سے ہوتے ہیں سب آشکار رنگ
بنیاد سات رنگ ہیں جن کے ہزار رنگ
ہوتے نہیں شمار کہ ہیں بے شمار رنگ
دنیا میں دے رہے ہیں مسلسل بہار رنگ
اس سازِ کائنات کے آہنگ دیکھیے
روشن ضیائے نور سے ہر رنگ دیکھیے

(۵)

رنگِ سخن میں لفظ کا معیار دیکھیے
اسلوب رنگ لہجہ و گفتار دیکھیے
فن کی دکاں میں گرمیِ بازار دیکھیے
فکرِ سخن میں فکر کی رفتار دیکھیے
ہر حلقۂ خیال سے زنجیر بن گئی
لفظوں نے رنگ بھر دیے تصویر بن گئی

(۶)

قرطاس پر بکھیر رہا ہے جو روشنی
حسنِ خیال حسنِ نظر حسنِ شاعری
تصویر کر رہا ہے جو جذبوں کی شکل بھی
تصویر کیا ہے گویا ہے رنگوں میں زندگی
فنِ مصوری کی عجب زیب و زین ہے
جو سچے رنگ دیتا ہے وہ صادقین ہے

(۷)

رنگین اک شراب ہے دنیائے حُسن و عشق
بے حد و بے حساب ہے دنیائے حُسن و عشق
دیکھو تو اک حباب ہے دنیائے حُسن و عشق
رنگوں کا اک سراب ہے دنیائے حُسن و عشق
کوئی یہاں پہ دور ہے کوئی قریب ہے
نیرنگِ حُسن و عشق کی دنیا عجیب ہے

(۸)

دنیائے حسن و عشق میں جو مبتلا نہیں
اُس کا تو زندگی سے کوئی واسطہ نہیں
آنکھیں کھلی ہوئی ہیں مگر دیکھتا نہیں
ہجر و وصال کیا ہیں کوئی سوچتا نہیں
آیا ہے ایسا رنگ بھی بزمِ خیال میں
خوشیاں ملی فراق میں اور غم وصال میں

(۹)

اس زندگی پہ بار ہے کیا کچھ نہ پوچھیے
کیا ہے جرس غبار ہے کیا کچھ نہ پوچھیے
زندان کیا ہے دار ہے کیا کچھ نہ پوچھیے
ان سرحدوں کے پار ہے کیا کچھ نہ پوچھیے
نیرنگ ہست و بود اک ایسا سراب ہے
حق رہنما نہ ہو تو یہ دنیا خراب ہے

(۱۰)

آتش کا رنگ پھیل رہا ہے کہاں کہاں
جنگ و جدل کا دور ہے امن و اماں کہاں
گلشن میں ہے بہار کی اب داستاں کہاں
رنگِ بہار جو ہے وہ رنگِ خزاں کہاں
ماحول گلستاں کا کبھی ایک سا نہیں
غنچہ کہیں کھلا ہے کہیں پر کھلا نہیں

(۱۱)

ارض و سماء کا رنگ ہے تہذیب و آگہی
حُسنِ وفا کا رنگ ہے تہذیب و آگہی
فکرِ رسا کا رنگ ہے تہذیب و آگہی
جہد و بقا کا رنگ ہے تہذیب و آگہی
قدروں کا رسم و راہ کا حرف و نوا کا رنگ
تہذیب سے عیاں ہے ہر اک ارتقاء کا رنگ

(۱۲)

طاعت میں حق کی رنگِ وفا دیکھ لیجیے
نیت قیام حرف دعا دیکھ لیجیے
رنگ رکوع رنگِ ثنا دیکھ لیجیے
بندے میں بندگی کی ادا دیکھ لیجیے
رُخ سے عیاں کمال عبادت کا ڈھنگ ہے
ماتھے پہ یہ نشاں نہیں سجدوں کا رنگ ہے

(۱۳)

عالم کا رنگِ فہم و فراست تو دیکھیے
جاہل کا رنگِ جہل و جہالت تو دیکھیے
فتنہ گروں کا رنگِ عداوت تو دیکھیے
رنگوں کے اختلاف کی صورت تو دیکھیے
بدطینتی تو اہلِ جہالت کا رنگ ہے
روشن خیالی اہلِ بصیرت کا رنگ ہے

(۱۴)

برگِ حنا سے ہاتھوں کو رنگِ حنا ملا
چہروں کا رنگ کھل اٹھا جب آئینہ ملا
نظریں جھکیں تو آنکھوں کو رنگِ حیا ملا
رنگوں میں رنگ غیض کا سب سے جدا ملا
غصے میں رخ پہ کب کہیں دیکھا ہے ایک رنگ
آتا ہے ایک رنگ تو جاتا ہے ایک رنگ

(۱۵)

ہوتے ہیں ایک روز ہوا تتلیوں کے رنگ
اُڑتے ہیں آسمان پہ جب بادلوں کے رنگ
فرشِ زمیں پہ بجتے ہیں پھر بارشوں کے رنگ
رہتے نہیں ہیں ایک بھی موسموں کے رنگ
وہ رنگ ہے خزاں کا کہ رنگِ بہار ہے
ہر رنگ اس جہان میں نا پائیدار ہے

(۱۶)

فردا کا رنگ اور ہے ماضی کا رنگ اور
طفلی کا رنگ اور ہے پیری کا رنگ اور
دیکھا گیا ہے عہدِ جوانی کا رنگ اور
ہوتا ہے وقتِ مرگ کہانی کا رنگ اور
کب ایک سے رہے ہیں کسی گلستاں کے رنگ
تبدیل ہوتے رہتے ہیں عمرِ رواں کے رنگ

(۱۷)

ہوتے ہیں راگ رنگ کے سُر اور تال اور
راہوں کے جال اور ہیں منزل کے جال اور
حالِ خزاں کچھ اور بہاروں کا حال اور
خوشیوں کا رنگ اور ہے رنگِ ملال اور
خوشیوں کا رنگِ دہر میں نا پائیدار ہے
رنگِ غمِ حسینؑ بڑا پائیدار ہے

(۱۸)

رنگوں سے مل رہا ہے ہر اک شے کو اک نکھار
ہر شعبۂ حیات میں دیتے ہیں یہ بہار
ہوتی ہیں دور رنگ سے بیماریاں ہزار
یہ سبز و سرخ رنگ ہیں منزل کا اعتبار
ہر راستے میں راہنمائی انہی کی ہے
نقل و حمل میں ساری خدائی انہی کی ہے

(۱۹)

آنکھوں کا اک قرار ہیں یہ سبز و سرخ رنگ
گلشن کی اک بہار ہیں یہ سبز و سرخ رنگ
دنیا میں پائیدار ہیں یہ سبز و سرخ رنگ
ذہنوں پہ آشکار ہیں یہ سبز و سرخ رنگ
یہ سبز و سرخ رنگ تو دل سے قریب ہے
اس سبز و سرخ رنگ کا قصہ عجیب ہے

(۲۰)

قصہ ہے یوں کہ ماں سے یہ حسنینؑ نے کہا
اب تک ہمارا عید کا جوڑا نہیں بنا
کہنے لگیں یہ بچوں سے پھر بنتِ مصطفےٰؐ
جوڑا تمھارا سلنے کو خیاط کے گیا
آئی جو شب تو در پہ کسی نے پکارا ہے
بی بی تمھارے بچوں کا خیاط آیا ہے

(۲۱)

جوڑے جو آئے بچے بھی مسرور ہو گئے
دیکھا جو اُن کا رنگ تو دونوں سفید تھے
ضد کر کے بچے کہنے لگے یہ بتولؑ سے
پوشاک ہم کو عید پہ رنگین چاہیے
ہے سرخ شہ کو سبز حسنؑ کو پسند ہے
رنگوں کے انتخاب میں تاریخ بند ہے

(۲۲)

یہ سبز رنگ رنگِ نمو ہے بہار ہے
یہ سبز رنگ حسنِ چمن کا نکھار ہے
یہ سبز رنگ رنگِ وفا میں شمار ہے
یہ سبز رنگ حاصلِ صبر و قرار ہے
لیکن یہ رنگ زہرِ ہلاکت کا رنگ ہے
یہ رنگ تو حسنؑ کی شہادت کا رنگ ہے

(۲۳)

یہ سرخ رنگ عالمِ امکاں کی آبرو
یہ سرخ رنگ حسنِ گلستاں کی آبرو
یہ سرخ رنگ دشت و بیاباں کی آبرو
یہ سرخ رنگ خونِ شہیداں کی آبرو
یہ سرخ رنگ جہد و عمل کا نصاب ہے
یہ کربلا سے آیا ہوا انقلاب ہے

(۲۴)

بدلے یہ چرخ رنگ کہ بدلے زمین رنگ
بدلے مکان رنگ کہ بدلے مکین رنگ
انسان بدلے رنگ کہ بدلے مشین رنگ
باقی رہے گا کرب و بلا کا حسین رنگ
یہ رنگ وہ ہے جس کا چھپانا محال ہے
خونِ شہیدِ کرب و بلا لازوال ہے

(۴۵)

کرب و بلا میں دیکھیے صبر و رضا کے رنگ
رنگِ فنا میں دیکھیے حسنِ بقا کے رنگ
ایثار کے خلوص کے مہر و وفا کے رنگ
عالم پہ ہیں محیط شہ کربلا کے رنگ
اک روشنی سے رنگ یہ سب آشکار ہیں
اک ذات کی صفات کے آئینہ دار ہیں

(۴۶)

یہ ذات تو ہے باعثِ تخلیقِ کائنات
اس کی نگاہ کرتی تھی توثیقِ کائنات
اس کے سبب سے ہو گئی تصدیقِ کائنات
صدقہ ہے اس کا جو بھی ہے توفیقِ کائنات
توفیقِ کائنات کے جتنے بھی ڈھنگ ہیں
اک روشنی سے نکلے ہوئے سارے رنگ ہیں

(۴۷)

اس روشنی کو حکم ملا جب ظہور کا
نوعِ بشر کا دہر میں عالم عجیب تھا
انساں تھا رنگ و نسل کے فتنے میں مبتلا
جاری تھا ظلم و جور و عداوت کا سلسلہ
انساں سے اُس کی قوتِ ادراک چھین لی
تاریکیوں نے رنگ کی پوشاک چھین لی

(۲۸)

تاریکیاں مزاج میں شیطاں سرشت تھیں
انسان کے خلاف تھیں حیواں سرشت تھیں
آبادیوں سے دور تھیں ویراں سرشت تھیں
جنگ و جدل پسند تھیں پیکاں سرشت تھیں
احساسِ رنگ و نور کو معدوم کر گئیں
تاریکیاں شعور سے محروم کر گئیں

(۲۹)

تاریکیوں میں رنگِ وفا کون دیکھتا
تاریکیوں میں رنگِ رضا کون دیکھتا
تاریکیوں میں رنگِ عطا کون دیکھتا
تاریکیوں میں رنگِ بقا کون دیکھتا
آنکھوں پہ ظلمتوں کا تھا پردہ پڑا ہوا
ذلت کی پستیوں میں تھا انساں گڑا ہوا

(۳۰)

آخر طلوع ہو گیا سورج وہ تابناک
کرنوں نے جس کی پردۂ ظلمت کیا ہے چاک
چشمِ بشر کا نور ہے جس کے قدم کی خاک
تاریکیوں سے جس نے جہاں کو کیا ہے پاک
یہ روشنی حیات کا عنوان ہو گئی
رنگِ صفات و ذات کی پہچان ہو گئی

(۳۱)

پھیلی جو روشنی تو سویرا عیاں ہوا
تخلیقِ کائنات کا مقصد بیاں ہوا
شب کا سکوت ٹل گیا حکمِ اذاں ہوا
اک کاروانِ رُشد و ہدایت رواں ہوا
ماحول کو اُجالوں سے معمور دیکھ کر
ظلمت کا رنگ اڑ گیا یہ نور دیکھ کر

(۳۲)

اس نور نے خلوصِ عبادات دے دیا
اس نور نے طریقِ مناجات دے دیا
اس نور نے شعورِ مواخات دے دیا
اس نور نے نظامِ مساوات دے دیا
قائم جہاں میں یوں کیے معیار عدل کے
بت پاش پاش ہو گئے ہر رنگ و نسل کے

(۳۳)

ہے خطبہِ وداع کو حاصل یہ اہمیت
ٹھہرا ہے یہ جہان میں منشور حریت
تقویٰ ہے اور کچھ نہیں معیار حیثیت
کوئی نہیں ہے گورے کو کالے پہ فوقیت
برتر کوئی عرب نہیں کم تر عجم نہیں
رنگت کے آئینے میں کوئی بیش و کم نہیں

(۳۴)

یہ خطبہ وداع سبھی نے بھلا دیا
دنیا میں رنگ و نسل کا طوفاں اٹھا دیا
پہچان کے وسیلے کو فتنہ بنا دیا
جس نے بشر کا خون زمیں پر بہا دیا
یہ رنگ لا رہا تھا ہر اک شعلہ خو کا رنگ
ہر سمت آ رہا تھا نظر بس لہو کا رنگ

(۳۵)

پھیلا ہوا جہاں میں تھا حقدار کا لہو
پھیلا ہوا جہاں میں تھا لاچار کا لہو
پھیلا ہوا جہاں میں تھا ایثار کا لہو
پھیلا ہوا جہاں میں تھا اقدار کا لہو
رنگ انقلاب عصر کے یوں گھولنے لگا
اتنا لہو بہا کہ لہو بولنے لگا

(۳۶)

برپا ہوئے جہاں میں بہت سارے انقلاب
پر امن انقلاب تھے خونیں تھے انقلاب
مشرق کے انقلاب تھے مغرب کے انقلاب
یہ جھوٹے انقلاب تھے وہ جھوٹے انقلاب
یہ انقلاب ذہن کو تازہ نہ کر سکے
انسان کے غموں کا مداوا نہ کر سکے

(۳۷)

انساں تھا ظلمتوں کی فضا میں گھرا ہوا
تقسیمِ رنگ و نسل میں حق سے ہٹا ہوا
بدی نہیں تھا بد سے بھی بدتر بنا ہوا
انسانیت کے عزّ و شرف سے گرا ہوا
اصل و اصولِ دیں کا بتانا تھا لازمی
ایسے میں رنگِ عدل دکھانا تھا لازمی

(۳۸)

آیا وہ کربلا میں مشیئت کا رازدار
جس نے بڑھایا دہر میں انسان کا وقار
رنگین خوں سے کر گیا میدانِ کارزار
وہ اُس کی صبح شام ہیں عالم میں یادگار
اخبارِ صبح و شام کی سرخی دکھا گیا
رنگِ شفق سے غم کی کہانی سنا گیا

(۳۹)

زہراؑ کا لال آ گیا میدانِ جنگ میں
ظاہر خدا کا دیں ہوا اب اصل رنگ میں
قلّت میں قوتیں تھی نہاں انگ انگ میں
بیدار جو شرارے ہوئے قلبِ سنگ میں
حُر لشکرِ یزید کی ظلمت سے آ گیا
اک ذرّہ آفتابِ امامت کو پا گیا

(۴۰)

حُر کا نکلنا کثرتِ فوجِ یزید سے
بتلا رہا ہے صاف کہ حق کس کی سمت ہے
مال و متاع و لعل و جواہر کہ ملک رے
نزدیک اہلِ حق کے نہیں ہیں کوئی بھی شے
کچھ بھی نہیں ہیں نام و نسب حیثیت کے رنگ
حُر نے بتائے ہوتے ہیں کیا حرّیت کے رنگ

(۴۱)

وہ دوست جس کو یاد کیا ہے حسینؑ نے
خط کربلا سے بھیج دیا ہے حسینؑ نے
زینبؑ کا بھی سلام لکھا ہے حسینؑ نے
مردِ فقیہ جس کو کہا ہے حسینؑ نے
بچپن کی دوستی کا اُسے کتنا پاس ہے
مشکل میں وہ مدد کے لیے شہؑ کے پاس ہے

(۴۲)

پہنچے جو کربلا میں حبیبؑ وفا شعار
دیکھا کہ فوج کیں نے کیا ہے وہاں حصار
پیدل سوار خون کے پیاسے تھے بے شمار
تھے سارے مستعد کہ کریں شاہِ دیں پہ وار
پیری میں زورِ جنگ دکھانے کے واسطے
آئے حبیبؑ شہؑ کو بچانے کے واسطے

(۴۳)

صدق و صفا میں خود کو بڑھایا حبیبؑ نے
حق کس طرف ہے سب کو بتایا حبیبؑ نے
سر اپنا راہِ حق میں کٹایا حبیبؑ نے
شبیرؑ دوستی کو نبھایا حبیبؑ نے
مفہوم دوستی کا بتا کر چلا گیا
اپنے لہو کا رنگ جما کر چلا گیا

(۴۴)

نافعؑ بریرؑ وہبؑ ہیں عالم میں باوقار
مسلمؑ کے دم سے گلشنِ ایماں میں ہے بہار
جونؑ سیاہ فام غلاموں کا افتخار
اصحاب ہیں حسینؑ کے یکتائے روزگار
رنگِ وفا دکھا گئے اصحاب شاہؑ کے
روشن چراغ ہیں یہ شہادت کی راہ کے

(۴۵)

اصحاب تھے حسینؑ کے کچھ پیر کچھ جواں
یک رنگ رنگ و نسل و عزائم کے درمیاں
بس ایک آرزو کہ ہو حق پہ نثار جاں
لکھ جائیں اپنے خوں سے وفاؤں کی داستاں
وہ داستاں زبان زدِ خاص و عام ہو
قرآں کی طرح جس کا دلوں میں مقام ہو

(۴۶)

اصحاب دے چکے جو وفاؤں کا امتحاں
شکرِ خدا کے بعد یہ بولے شہِ زماں
بار الٰہ نذر ہیں اب اہلِ خانداں
اکبرؑ سا نوجوان ہے اصغرؑ سا بے زباں
دینِ رسولِ حق کی حفاظت کے واسطے
فدیے قبول کر لے شہادت کے واسطے

(۴۷)

قاسمؑ مرا حسنؑ کی نشانی ہے نیک خو
بھیجا ہے ماں نے اس کو ابھی میرے روبرو
یہ کر رہا ہے جنگ کے میداں کی جستجو
اس کو ہے تیری راہ میں مرنے کی آرزو
بھائی حسنؑ کا لال ہے حدِ کمال میں
دولھا بنا کے بھیجوں گا دشتِ قتال میں

(۴۸)

دولھا کا رنگ قاسمؑ نوشاہ سے عیاں
وارے گا یہ حسنؑ کی نیابت میں اپنی جاں
ہو جائے گی عروسِ اجل اس پہ مہرباں
کہلائے گا یہ ارضِ شہادت کا آسماں
آدابِ جنگ یہ سرِ میداں بتائے گا
آباء کے رنگ رنگِ وغا میں دکھائے گا

(۴۹)

زینبؑ کے گل عذار ہیں دنیا میں بے مثال
طفلی میں ان کے رخ سے عیاں ہوتا ہے جلال
آخر یہ کس کے شیر ہیں اور کس کے ہیں یہ لال
ان کو بھی دن میں لڑنے کی ہے آرزو کمال
دو پھول اک چمن کے خدایا قبول کر
فدیے مری بہن کے خدایا قبول کر

(۵۰)

اب اُس کا نام لب پہ ہے اے ربِ ذوالجلال
جس کو کہ میری ماں نے پکارا ہے اپنا لال
رہتا ہے جس کے دل میں ہمیشہ مرا خیال
جس کی جدائی سہنا ہے میرے لیے محال
آئینہ کربلا میں ہے شیرِ الٰہ کا
عباسؑ سربراہ ہے میری سپاہ کا

(۵۱)

آئے ہیں یہ علیؑ کی نیابت کے واسطے
یہ ہیں شجاع آئے شجاعت کے واسطے
رایت کی شان آئے ہیں رایت کے واسطے
سقّے ہیں آئے ہیں یہ سقایت کے واسطے
لڑنے کو کیسے دوں میں اجازت مرے خدا
پیشِ نظر ہے نانا کی امت مرے خدا

(۵۲)

یہ ہے دلیر جنگ کے جوہر دکھائے گا
خیبر شکن کا لال ہے خیبر اٹھائے گا
مارے گا فوجِ شام کو رن سے بھگائے گا
یہ علقمہ پہ خون کے دریا بہائے گا
امت کے اب بچانے کی تدبیر کرنا ہے
مشک و علم سے شیر کو زنجیر کرنا ہے

(۵۳)

بھیجوں گا اس کو نہر پہ پانی کے واسطے
پھر رنگ اور دوں گا کہانی کے واسطے
مشکِ سکینہؑ یاد دہانی کے واسطے
کاندھے پہ اک علم بھی نشانی کے واسطے
سینے پہ تیر کھائے گا شانے کٹائے گا
پانی تو خیمہ گاہ میں آنے نہ پائے گا

(۵۴)

بھائی کے بعد جائے گا رن میں پسر مرا
ہمنام ہے علیؑ کا یہ ہمشکل مصطفیٰؐ
بہنوں کو یہ عزیز ہے مادر کا لاڈلا
زینبؑ نے جس کو کر دیا اٹھارہ سال کا
قربان تجھ پہ کرنے میں اکبرؑ کو لاؤں گا
لیکن بہن سے کیسے اجازت دلاؤں گا

(۵۵)

زینبؑ مری بہن ہے کہا مان جائے گی
بھائی کو ایسے وقت نہیں آزمائے گی
تجھ پر نثار کرنے کو دولھا بنائے گی
اپنے جواں کو رن کے لیے خود سجائے گی
جب ہو گا یہ شہید یہ ہمت دکھاؤں گا
اکبرؑ کی لاش سامنے زینبؑ کے لاؤں گا

(۵۶)

اکبرؑ کے بعد دوں گا جو "ھل من" کی میں صدا
جھولے میں اُس کو سن کے مرا ننھا مہ لقا
بہرِ مدد زمین پہ خود کو گرائے گا
ہو گی اسے بھی جنگ کی خواہش مرے خدا
ماں جو کہے گی پانی پلانے کے واسطے
لاؤں گا رن میں پیاس بجھانے کے واسطے

(۵۷)

لیکن ترس نہ کھائیں گے بچے پہ یہ شریر
ہو گا وہ ظلم جس کی نہ ہو گی کوئی نظیر
ہنس کے گلے پہ کھائے گا یہ حرملہ کا تیر
رہ جائے گا تڑپ کے مرے ہاتھ پر صغیر
رخ پر مرے رہے گا اس خوبرو کا رنگ
محشر میں حشر لائے گا اس کے لہو کا رنگ

(۵۸)

آخر تمام اقربا شہ پر ہوئے فدا
دینِ رسولِ پاک کو حاصل ہوئی بقا
دکھلائے سب نے رنگِ شہادت جدا جدا
اب کوئی شاہِ دیں کی مدد کو نہیں رہا
دے گا سہارا کون شہ مشرقین کو
تنہائیوں نے گھیرا ہے تنہا حسینؑ کو

(۵۹)

باطل کا ازدہام ہے تنہا حسینؑ ہیں
ظلمت ہے فوجِ شام ہے تنہا حسینؑ ہیں
ہر تیغ بے نیام ہے تنہا حسینؑ ہیں
ظلم و ستم تمام ہے تنہا حسینؑ ہیں
یہ وقت آ گیا ہے محمدؐ کے دین پر
یارب امامِ وقت ہے تنہا زمین پر

(۶۰)

کرب و بلا میں دیکھیے تنہائیِ امام
گھیرے ہوئے ہے شاہ کو فوجِ امیرِ شام
خنجر کے سائے اور وہ سجدے کا اہتمام
جو وقتِ عصر دے گیا اسلام کو دوام
کرب و بلا میں دینِ خدا کا بچا لیا
گھر دے کے شہ نے خانۂ کعبہ بچا لیا

(۶۱)

کعبہ کہ جس سے زیست کو ملتی ہے آگہی
جو امن کا نشان ہے اور جائے آشتی
مرکوز جس پہ سارے زمانوں کی بندگی
کعبہ سیاہ رنگ میں ملبوس روشنی
شہ ہو گئے جدا تو مسلسل عزا میں ہے
کعبہ سیاہ پوش غمِ کربلا میں ہے